مسجد محمود مالموسویڈن کے افتتاح کے موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانانِ کرام! السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی، رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ سب سے پہلے تو اس موقع پر میں دلی طور پر اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مالمو میں ہماری نئی مسجد کے افتتاح کی دعوت قبول کی۔ آپ میں سے اکثر جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتے، اس لئے آپ لوگوں کی ایک اسلامی تقریب میں شمولیت یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کھلے دل کے مالک اور رواداری کے حامل لوگ ہیں۔ چنانچہ آپ ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے جو اس وقت یہاں موجود ہیں بعض ایسے بھی ہوں گے جو اپنے دلوں میں مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے بعض خدشات اور تحفظات رکھتے ہوں اور شاید ہماری مسجد کے حوالہ سے شاکی بھی ہوں۔ خاص گروہ لوگ جن کا مسلمانوں کے ساتھ بہت کم یا پھر بالکل بھی رابطہ نہیں ہے۔ وہ یہ بھی سمجھتے ہوں گے کہ یورپ میں یا ترقی یافتہ ملکوں میں مسجدیں بنی ہی نہیں چاہئیں۔ وہ شاید مسجدوں کو اپنی قوموں کے لئے عدم استحکام اور دشمنیوں میں اضافہ کا باعث سمجھتے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شاید ایسے لوگوں کے تحفظات کسی حد تک بجا بھی ہوں کیونکہ بعض نام نہاد مسلمان مسجدوں کو اپنے گھناؤنے مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ شدّت پسندی اور انتہا پسندی کو فروغ دے رہے ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے تو میں اپنے تمام مہمانوں اور اس شہر کے لوگوں کو اس بات کی یقین دہانی کروادوں کہ اس مسجد سے خوفزدہ ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ حقیقی مسلمان اور حقیقی مساجد معاشرے میں نفرت اور کینہ پھیلانے کی بجائے صرف اور صرف پیار، محبت اور اخوت ہی پھیلاتی ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے اگر کوئی حقیقی مسلمان کے ساتھ ملے تو اسے اس کی طرف سے صرف سلامتی ہی ملنی چاہئے۔ اسی طرح جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے سکون اور اطمینان ہی ملنا چاہئے۔ اگر اس کے برعکس ہو تو اس کا مطلب ہے کہ اس مسجد کو آباد کرنے والے حقیقی مسلمان نہیں ہیں اور وہ حقیقی اسلامی تعلیمات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ یا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ مسجد نیک ارادوں کے ساتھ نہیں بنائی گئی یا اپنے حقیقی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے نہیں بنائی گئی۔ ایسی مساجد جہاں سے شر پھیلتا ہو ان کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ قرآن کریم میں ایک واقعہ کا ذکر ملتا ہے جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسجد منہدم کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ کیونکہ یہ مسجد ایک امن کی جگہ کے طور پر نہیں بنائی گئی تھی بلکہ فتنہ اور فساد پھیلانے کے لئے تعمیر کی گئی تھی۔ اس مسجد کو بنانے والے منافقین تھے جو اس علاقہ اور اس معاشرے کے مسلمانوں کے بیچ اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان پھوٹ ڈالنا چاہتے تھے۔ پس قرآن اس کے متعلق بڑی وضاحت کے ساتھ کہتا ہے کہ ایسی مساجد جو برے ارادے لے کر تعمیر ہوئی ہوں انہیں مسمار کر دیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید یہ کہ ہم احمدی مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان علیہ السلام قرآن کریم اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ ہم انہیں اس زمانہ کا مصلح مانتے ہیں جسے خود رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کا مسیح اور مہدی یعنی ہدایت یافتہ کہا ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ آپ علیہ السلام کو دو مقاصد کے ساتھ بھیجا گیا تھا۔ ایک یہ کہ بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کی عبودیت میں جمع کیا جائے اور دوسرا یہ کہ بنی نوع انسان کو ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف متوجہ کیا جائے۔ آپ علیہ السلام کو تمام دنیا کے لئے ایک امن کے ذریعہ کے طور پر بھیجا گیا تھا۔ اس لئے آپ علیہ السلام کے پیروکار بھی وہ لوگ ہیں جو معاشرے میں پیار اور محبت کی راہیں استوار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی 127 سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہم ہمیشہ اسی بات کی تبلیغ کرتے ہیں جس پر ہم خود عمل پیرا ہوں۔ ہمارے کوئی دنیوی یا سیاسی مقاصد نہیں ہیں بلکہ ہمارا پیغام امن، پیار اور باہمی برداشت کا پیغام ہے۔ ہمارے مقاصد تو سراسر روحانی مقاصد ہیں۔ ہم تو خدا تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں اور بنی نوع انسان کے دکھ درد کا خاتمہ چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل اسلام کی مخالفت میں بہت کچھ کہا اور لکھا جا رہا ہے اور اسلام کو ایک انتہا پسند اور متشدد مذہب بنا دیا گیا ہے۔ گو کہ ہم اسلام کی اس صورت کو ہرگز برحق نہیں سمجھتے مگر یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ بعض نام نہاد مسلمانوں کے گھناؤنے اعمال نے مخالفینِ اسلام کو اسلام پر اس قسم کے غلط اعتراضات کرنے کا لائسنس جاری کر دیا ہے۔ بہرحال ایک احمدی مسلمان ہونے کے ناطے جب میں حالاتِ حاضرہ کا جائزہ لیتا ہوں تو میں مایوسی کا شکار نہیں ہوتا بلکہ یہ حالات اسلام کی صداقت پر میرے ایمان میں اضافہ کرتے ہیں۔ کیونکہ چودہ سو سال پہلے بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات بگڑ جائیں گی اور اس کی اصل تعلیمات کو بھلا دیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اس روحانی تاریکی کے دور میں اللہ تعالیٰ حقیقی اسلامی تعلیمات کو از سرِ نو زندہ کرنے کے لئے مسیح موعود کو بھیجے گا۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ ہم اپنی جماعت کے بانی کو مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے روحانی شمع کے ذریعہ اسلام کی عظیم الشان اور ابدی تعلیمات کو ایک دائمی روشنی سے منور فرما دیا۔ آپ علیہ السلام نے اسلام کی حقیقی تعلیمات کی روشنی میں مسجد کا اصل مقصد بیان فرما دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس جماعت احمدیہ مسلمہ جہاں کہیں اور جب کبھی بھی مسجد تعمیر کرتی ہے تو وہ ایک امن کا گھر ہوتا ہے جہاں قرآن کریم کی اعلیٰ تعلیمات کی روشنی میں لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے واضح رہے کہ ہماری مساجد کے دروازے ان تمام امن پسند لوگوں کے لئے کھلے ہیں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں اور جو امن، پیار اور یگانگت جیسی اقدار پھیلانا چاہتے ہیں۔ اب جیسا کہ یہ مسجد بنی ہے جس کا نام 'مسجد محمود' یعنی 'ایسی مسجد جو تعریف کے لائق ہے' رکھا گیا ہے اس لئے مقامی جماعت کا اوّلین فرض ہے کہ ان کی زندگی کا ہر پہلو اسلام کی حقیقی اور امن پسند تعلیمات کی عکاسی کرنے والا ہو۔ جہاں وہ ایک طرف اس مسجد میں ہر روز خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے داخل ہوں وہاں وہ اس مسجد میں یہ دلی آرزو اور عزم لے کر بھی داخل ہوں کہ انہوں نے اس معاشرے کی خدمت کرنی ہے جس میں وہ رہتے ہیں۔ ان کے کردار سے اپنے ہمسایوں اور وسیع تر معاشرے کے لئے امن، رحمدلی اور خیر خواہی کا اظہار ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ بڑا واضح ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ اسی لئے قرآن کریم کی سورۃ یونس کی آیت 26 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔''

عربی میں امن کے لئے 'سلام' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس ایک لفظ کے کئی معانی اور مفاہیم ہیں۔ اس کا مطلب حفاظت اور سلامتی کا بھی ہے۔ اس کا مطلب ہر قسم کی برائی اور شر سے محفوظ رہنے کا بھی ہے۔ اس کا مطلب امن اور فرمانبرداری بھی ہے۔ درحقیقت 'سلام' خدا تعالیٰ کی صفت بھی ہے یعنی وہ ذات امن اور سکون کا منبع ہے اور مسلمانوں کو خدا تعالیٰ کی صفات اپنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ امن اور خوشحالی کا چشمہ ہے تو مسلمانوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے معاشرے میں امن، تحفظ اور سلامتی فراہم کریں۔ مزید یہ کہ مسجد کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو نماز پڑھنے کے لئے جگہ فراہم کرنا ہے اور عربی میں نماز کو 'صلوٰۃ' کہتے ہیں جس کا مطلب شفقت، پیار اور رحمدلی کا ہے۔ یعنی وہ مسلمان جو خلوصِ نیت کے ساتھ نمازیں ادا کرتا ہے وہ ایک ایسا شخص ہے جو مہربان، دوسروں کا خیال رکھنے والا اور رحمدل ہے۔ اور وہ ہر قسم کی غیر اخلاقی اور غیر قانونی حرکت اور ہر قسم کی برائی سے دُور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک حقیقی عابد وہی ہے جس کے قدم تقویٰ کی راہ سے کبھی نہیں ڈگمگاتے اور جو اپنی پوری قابلیت کے ساتھ معاشرے کی خدمت کرتا ہے۔ مختصراً یہ کہ حقیقی مسلمان وہی ہے جو اپنے ماحول کے لئے محبت اور رحمدلی کا اظہار کرنے والا ہو اور ایک حقیقی مسجد وہی ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لئے امن اور سلامتی کا مرکز ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام کا ایک اور زرّیں اصول یہ ہے کہ مسلمانوں کو ہمسائے کے حقوق ادا کرنے اور بوقتِ ضرورت ان کی مدد کرنے اور ان کی خدمت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ درحقیقت بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ہمسایوں کے حقوق کی اس قدر تاکید کی کہ مجھے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسایوں کو وراثت کے حقوق بھی دے دے۔

پھر اللہ تعالیٰ سورۃ النساء کی آیت 37 میں فرماتا ہے کہ: ''اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ بہت احسان کرو اور نیز رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور اسی طرح رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو میں بیٹھنے والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو ان کے ساتھ بھی۔ اور جو متکبر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔''

جب ہم اس آیت کو پڑھتے ہیں اور اس پر غور کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اسلام نے بنی نوع انسان کے حقوق پر کس قدر زور دیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم قرار دے دیا ہے۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اپنے والدین، خاندان اور دوستوں سے لے کر غریبوں، ضرورتمندوں، یتیموں اور معاشرے کے سارے مساکین تک تمام بنی نوع انسان خواہ ان کا تعلق کسی بھی نسل، قوم یا ذات سے ہو، کی خدمت کرنا مسلمان پر فرض قرار دیا گیا ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہوچکا ہے ہمسایہ کی خدمت کرنا مسلمان پر فرض ہے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہمسائیگی کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ہمسائے میں صرف وہ لوگ شامل نہیں جو آپ کے ساتھ رہتے ہوں بلکہ اس میں آپ کے ساتھ کام کرنے والوں سے لے کر آپ کے ساتھ سفر کرنے والوں تک تمام لوگ شامل ہیں۔پس اسلام کے نزدیک پیار کے دائرہ کی کوئی حد نہیں ہے۔پس یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ ایک حقیقی مسلمان دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے یا معاشرے میں فتنہ وفساد پھیلانے کا باعث بنے۔ درحقیقت یہ ناممکن ہے کیونکہ ایک شخص تب ہی حقیقی مسلمان کہلاسکتا ہے جب وہ دوسروں کے حقوق ادا کرنے والا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً موجودہ حالات کے پیشِ نظر یہ قابلِ فہم ہے کہ آپ میں سے بعض لوگ اور بالخصوص اس مسجد کے ہمسائے جو براہِ راست مسجد کی وجہ سے متاثر ہوں گے شاید اس مسجد کے متعلق خدشات رکھتے ہوں۔جس چیز کے متعلق آپ کو علم نہ ہو اس سے خوفزدہ ہونا ایک طبعی امر ہے۔اس لئے اس مسجد کے ہمسائے شاید پریشان ہوں کہ اس نئی مسجد کے افتتاح کے ساتھ ممکن ہے ان کے شہر کا امن خراب ہوجائے۔تاہم اس اسلام کی بنیاد پر جس کو میں جانتا اور جس پر میں عمل پیرا ہوں میں آپ کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ یہ مسجد امن کا چشمہ ثابت ہوگی جس سے ہمیشہ پیار اور محبت ہی پھوٹے گا۔ انشاء اللہ۔آپ خود دیکھیں گے کہ اس علاقہ میں رہنے والے احمدی مسلمان امن، پیار اور باہمی احترام کو فروغ دیں گے اور پہلے سے بڑھ کر اپنے ہمسایوں کی خدمت کریں گے کیونکہ یہی وہ چیزیں ہیں جن کا مطالبہ ان کا مذہب ان سے کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ وہ بے لوث اور اعلیٰ تعلیمات ہیں جن کی جماعت احمدیہ نہ صرف تبلیغ کرتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر دنیا کے ہر حصہ میں ان پر عمل پیرا ہے۔ہم دنیا بھر میں ہزاروں مساجد تعمیر کر چکے ہیں اور ہم نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ لوگ جب ہماری جماعت کو جاننا شروع ہوجاتے ہیں تو جلد ہی ان کے خوف دور ہوجاتے ہیں اور وہ ہمیں معاشرے کا اہم جزو سمجھ کر خوش آمدید کہتے ہیں اور ہماری قدر کرنے لگ جاتے ہیں۔جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ شروع کا خوف جلد ہی ختم ہوجائے گا اور اس مسجد سے ہر سمت گونجنے والا امن کا پیغام ہمارے ہمسایوں کی آنکھوں کا تارا بن جائے گا۔مقامی لوگ دیکھیں گے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ صرف اپنی مذہبی تبلیغ اور مسجدیں بنانے میں ہی نہیں لگی ہوئی بلکہ تکلیف میں مبتلا لوگوں کے درد دور کرنے کے لئے بھی کوشاں ہے اور ان لوگوں کو بھی امید دیتی ہے جو بالکل بے امید ہوچکے تھے۔ہم مساجد کے ذریعہ معاشرے کے مساکین اور غرباء کو بہتر مستقبل فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہی کوششوں کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ مسلمہ نے دنیا کے دور دراز علاقوں میں سکول اور ہسپتال تعمیر کئے ہیں جو دنیا کے محروم ترین طبقہ کو ان کے رنگ و نسل اور مذہب سے بالا ہوکر طبی سہولیات اور تعلیم مہیا کرتے ہیں۔ انہی امدادی کاموں میں ہم اُن لوگوں کو جو انتہائی دل شکستہ اور مایوس کن حالات میں رہ رہے ہیں واٹر پمپ لگا کر پینے کا صاف پانی مہیا کررہے ہیں۔یہاں مغرب میں رہ کر جہاں ہمارے نلوں سے مسلسل پانی بہتا ہے پانی کی قدر کرنا بہت مشکل کام ہے۔جب آپ افریقہ کے انتہائی دُور دراز علاقوں میں جاکر خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ کس طرح چھوٹے چھوٹے بچے روزانہ کئی کئی کلومیٹر پیدل چل کر اپنے سروں پر پانی کے مٹکے رکھ کر اپنے گھروں میں لے کر آتے ہیں تو تب آپ کو پانی جیسی نعمت کا اندازہ ہوگا۔اور جس پانی کو لے کر آنے کے لئے وہ اتنی محنت کرتے ہیں وہ شاید ہی صاف ہوتا ہو اور بالعموم غلیظ ہی ہوتا ہے جو کئی قسم کی بیماریوں کا موجب بنتا ہے۔پس احمدی مسلمان اپنی مذہبی تعلیمات کی وجہ سے ایسے لوگوں کی مدد کرنے اور انہیں آرام پہنچانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ہم لوگوں کے عقائد، مذہب اور ان کے بیک گراؤنڈ سے بالا ہوکر تمام ضرورتمندوں کی خدمت کررہے ہیں۔جہاں کہیں بھی ہم مسجد تعمیر کرتے ہیں ہم وہاں کے معاشرے اور اردگرد بسنے والے لوگوں کی امداد کے لئے مثبت کردار ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اس شہر کے لوگوں کو اور تمام سویڈش لوگوں کو مَیں ایک مرتبہ پھر یقین دلاتا ہوں کہ یہ مسجد انشاء اللہ العزیز پیار، محبت اور اخوت کا مرکز ثابت ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں یہاں رہنے والے احمدی مسلمانوں کو بھی ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کروانا چاہتا ہوں جن میں اب مزید اضافہ ہوگیا ہے۔جہاں ایک دوسرے کے لئے آپ کی محبت میں اضافہ ہو وہاں اسلام کی خوبصورت تعلیمات کا حقیقی سفیر بننا بھی آپ کی ذمہ داری ہے۔یہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے اچھے کردار اور نمونہ کے ذریعہ سے ان تمام خوف اور خدشات کو زائل کرے جو لوگ اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ مجھے مکمل بھروسہ ہے کہ احمدی مسلمان میرے الفاظ پر توجہ دیں گے اور مقامی لوگوں کو بتائیں گے کہ اسلام کس چیز کی نمائندگی کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں فتنہ وفساد اور تنازعات دنیا کے اکثر حصہ میں جڑ پکڑ چکے ہیں۔اس کا واحد حل اور علاج یہی ہے کہ ایک بڑے فائدے کی خاطر ذاتی مفادات کو ایک طرف کردیا جائے۔ تلخ اختلافات کو دور کرنے کے لئے جن کی وجہ سے کئی قومیں توڑ پھوڑ کا شکار ہوچکی ہیں محبت اور یگانگت کی روح قائم کرنے کی ضرورت ہے۔دورِ حاضر کے مسائل چھوٹے پیمانہ کے نہیں ہیں بلکہ کئی ممالک اس جنگ اور ظلم وستم کے گھیرے میں آچکے ہیں۔نہایت افسوس کی بات ہے کہ اس عدم استحکام اور تنازعات کا مرکز بعض مسلمان ممالک بنے ہوئے ہیں جن کی حکومتیں اپنے لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں ناکام ہوچکی ہیں اور نتیجتاً بعض شدّت پسند باغیوں اور دہشتگرد گروپوں نے ایسا ردِعمل دکھایا ہے کہ ان کا خستہ حال معاشرہ مزید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگیا ہے۔ دورِ حاضر میں ہر قوم اور مذہب ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور ان کی بقا ایک دوسرے پر منحصر ہے۔مسلمان ممالک کے تنازعات پہلے ہی کافی پھیل چکے ہیں۔عرب ممالک میں ہونے والی جنگوں اور ظلم وستم کے نتیجہ میں ہم یہاں مغرب میں بھی ایک انتشار اور بے یقینی کی سی صورتحال اور باہمی اختلافات میں اضافہ ہوتا دیکھ رہے ہیں۔بعض انتہاپسند گروہ یورپ میں بھی داخل ہوچکے ہیں اور ان کے ممبران ملکوں میں رہ رہے ہیں اور اس خطہ کے امن اور سلامتی کے لئے سنگین خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ جو کچھ بھی کررہے ہیں اس کا اسلام کی حقیقی تعلیمات سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ پس ہم سب جو امن کے خواہاں ہیں ہم سب کو ان تاریک طاقتوں کے مقابل پر جو پھوٹ ڈالنا چاہتی ہیں متحد ہوکر کھڑا ہونا ہوگا۔ ہمیں قیامِ امن کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی ہوگی تاکہ ہم اپنی نسلوں کو شکست وریخت اور درد والم میں مبتلا دنیا کا وارث بنا کر نہ جائیں بلکہ ہمیں اس بات کی یقین دہانی کرنی ہوگی کہ ہم اپنے پیچھے اعلیٰ مثال قائم کرکے جائیں اور آنے والی نسلوں کے لئے ایک پُرامن اور خوشحال دنیا چھوڑ کر جائیں۔ یہ صرف اسی صورت ممکن ہوگا جب بنی نوع انسان اپنے خالقِ حقیقی کو پہچاننے اور خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کرنے والی بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی قابلیت عطا فرمائے۔آمین

آخر پر حضور انور **ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے **فرمایا:**

ان الفاظ کے ساتھ مَیں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا یہاں ہمارے ساتھ شامل ہونے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔شکریہ۔